آیئے قرآن سیکھیں

حافظ محمد سعید رضا بغدادی

عرفان القرآن کورس

درس نمبر 41 آیت نمبر ۸۵ (سورۃ البقرہ)

تجوید

مخارجِ حروف کا تفصیلی بیان

مخرج (۱): جوفِ دھن (منہ کے اندر کا خالی حصہ)

یہاں سے حروفِ مدّہ یعنی ''و، ا، ی'' ادا ہوتے ہیں۔ (حروفِ مدّہ کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے)

مخرج (۲): اقصیٰ حلق

اقصیٰ حلق سے مراد حلق کا وہ حصہ ہے جو سینے سے جڑا ہوتا ہے۔ (اقصی کا معنی ہے دور) یہاں سے (ء، ہ) ادا ہوتے ہیں۔ مثلاً: ''اَءْ، اِءْ، اُءْ/ اَہْ، اِہْ، اُہْ''

مخرج (۳): وسطِ حلق

اس سے مراد حلق کا درمیانی حصہ ہے اور یہاں سے ''ع، ح'' ادا ہوتے ہیں۔ مثلاً: ''اَعْ، اِعْ، اُعْ/ اَحْ، اِحْ، اُحْ''

مخرج (۴): ادنیٰ حلق

یہ حلق کا وہ حصہ ہے جو منہ کی طرف ہے ادنیٰ کا معنی ہے ''قریب'' یہاں سے ''غ، خ'' ادا ہوتے ہیں۔ مثلاً: ''اَغْ، اِغْ، اُغْ/ اَخْ، اِخْ، اُخْ''

نوٹ: مندرجہ بالا تینوں مخارج سے نکلنے والے حروف چونکہ حلق سے نکلتے ہیں اس لیے انہیں ''حروفِ حلقی'' بھی کہتے ہیں۔

ترجمہ

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا

متن	اَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	هٰؤُلَاءِ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْفُسَکُمْ	وَ	تُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا
لفظی ترجمہ	تم	گواہی دیتے ہو	پھر	تم	وہ لوگ	قتل کررہے ہو	اپنوں کو	اور	باہرنکال رہے ہو	ایک فریق کو
عرفان القرآن	تم (اس کی) گواہی دیتے ہو۔ پھرتم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کررہے ہواور اپنے ہی ایک گروہ کوان کے وطن سے باہرنکال رہے ہو									

مِّنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط

متن	مِنْكُمْ	مِن	دِيَارِهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	عَلَيْهِمْ	بِ	الْاِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ
لفظی ترجمہ	اپنے میں سے	سے	ان کے گھروں	مظاہرہ کرتے ہو	ان پر	ساتھ	گناہ	اور	زیادتی
عرفان القرآن	اور(مستزاد یہ کہ) اوران کے خلاف گناہ اور زیادتی کے ساتھ(ان کے دشمنوں کی) مدد بھی کرتے ہو۔								

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفَادُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ

متن	وَ	اِنْ	يَّاْتُوْا	کُمْ	اُسٰرٰی	تُفَادُوْا	هُمْ	وَ	هُوَ	مُحَرَّمٌ
لفظی ترجمہ	اور	اگر	وہ آئیں	تمہارے پاس	قیدی	تم فدیہ دیتے ہو	ان کو	اور	وہ	حرام ہے
عرفان القرآن	اگر وہ قیدی ہو کرتمہارے پاس آ جائیں تو ان کا فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو(تا کہ وہ تمہارے احسان مند رہیں) حالانکہ ان کا وطن سے نکالا جانا بھی تم پرحرام کر دیا گیا تھا۔									

عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ

متن	عَلَيْکُمْ	اِخْرَاجُ	هُمْ	اَ	فَ	تُوْمِنُوْنَ	بِ	بَعْضِ	الْكِتَابِ	وَ
لفظی ترجمہ	تم پر	نکالنا	ان کا	کیا	پس	ایمان لاتے ہوتم	ساتھ	ایک حصہ	کتاب کے	اور
عرفان القرآن	کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان رکھتے ہواور									

تَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْكُمْ

متن	تَکْفُرُوْنَ	بِ	بَعْضٍ	فَ	مَا	جَزَاءُ	مَنْ	يَّفْعَلُ	ذٰلِکَ	مِنْكُمْ
لفظی ترجمہ	انکارکرتے ہیں	ساتھ	ایک حصہ کے	پس	کیا	سزا ہے	جولوگ	کریں	یہ	تم میں سے
عرفان القرآن	بعض کا انکار کرتے ہو پس تم میں سے جوشخص ایسا کرے اس کی کیا سزا ہوسکتی ہے؟									

اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى

متن	اِلَّا	خِزْیٌ	فِی	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ	الْقِيَامَةِ	يُرَدُّوْنَ	اِلٰی

لفظی ترجمہ	سوائے	رسوائی ہے	میں	زندگی	دنیا کی	اور	دن	قیامت	لوٹائے جائیں گے	طرف
عرفان القرآن	سوائے اس کے کہ دنیا کی زندگی میں ذلت (رسوائی) ہو اور قیامت کے دن (بھی ایسے لوگ) سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔									

أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ O

متن	أَشَدِّ	الْعَذَابِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ
لفظی ترجمہ	سخت ترین	عذاب کے	اور	نہیں	اللہ	بے خبر	اس سے جو	تم کرتے ہو
عرفان القرآن	اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔							

تفسیر

یثرب کے رہنے والوں میں مشرک بھی اور یہودی بھی تھے۔ یثرب کی مشرک آبادی دو قبیلوں اوس اور خزرج میں بٹی ہوئی تھی جو آپس میں لڑتے رہتے تھے۔اور یہودی آبادی بھی دو قبیلوں بنو قریظہ اور بعض بنو نضیر پر مشتمل تھی بعضوں کے مطابق بنو قینقاع بھی تھے۔ جب اوس وخزرج آپس میں برسر پیکار ہوتے تو بنی قریظہ اوس کے حلیف بن جاتے اور بنی نضیر خزرج کے حلیف ہو جاتے اور اس طرح یہ یہودی آپس میں ایک دوسرے کا گلا کاٹتے۔ اور جب جنگ ختم ہو جاتی اور مغلوب فریق کے اسیران جنگ کو فدیہ دے کر چھڑانے کا مرحلہ آتا تو اس وقت یہ یہود تورات کی ورق گردانی کرتے اور اس کی آیات سے فدیہ دینے اور فدیہ لینے پر استدلال کرتے ۔قرآن حکیم کہتا ہے کہ تورات تو تمہیں قتل وغارت کرنے اور کسی کو جلا وطن کرنے سے بھی روکتی ہے۔وہ حکم تو تمہیں یاد نہ رہا اور جب پیسہ وروپیہ کے لین دین کا سوال پیدا ہوا تو بڑے شوق سے تمہیں تورات پر عمل کرنا یاد آیا۔ بھلا یہ بھی کوئی ایمان ہے کہ کتاب کے بعض حصے جو اپنی طبیعت کے موافق ہوئے ان پر تو عمل کر لیا اور کتاب کا وہ حصہ جس پر عمل کرنا نفس پر گراں معلوم ہوا یا جس پر عمل کرنے سے مادی نقصان کا اندیشہ ہوا اسے چھوڑ دیا۔ہم قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لیے بھی اس میں درسِ عبرت ہے۔(تفسیر ضیاء القرآن)

مضامین

۱۔ عہد شکنی اور برادران وطن پر مظالم

۲۔ ان مظالم پر دنیا میں ذلت ناک سزا اور آخرت میں بھی شدید عذاب۔

۳۔ معلوم ہوا کہ اسلامی نظام کو ترک کرنے سے قوموں پر دنیا میں بھی ذلت آتی ہے۔

فائدہ: وَإِنْ يَّأْتُوْكُمْ أُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ (الآیۃ) میں مشائخ اور مریدین کے تعلق میں تربیت کے ذریعے روحانی آزادی ملے گی۔ اگر کوئی گناہوں میں اسیر ہو تو اسے قطع علائق کے ذریعے روحانی آزادی ملے گی۔ اگر کوئی صفات نفس میں اسیر ہو تو اسے صفات حق کے ذریعے حریت ملے گی اور اگر کوئی عوارض بشریات میں اسیر ہو

تو اسے لطائفِ اولیات کے ذریعے آزادی ملے گی۔ (تفسیر منہاج القرآن)

حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ ﷻ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ ﷻ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ ﷻ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔''